Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۳ شوال ۱۳۹۴ھ ۔ ۹ نبوت ۱۳۵۳ ہش ۔ ۹ نومبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۵۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۹ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے موصولہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ ٹوٹی ہوئی پسلی میں درد کی شدت کی وجہ سے کل طبیعت میں بے چینی بہت رہی ۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۹ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی ۔ خطبہ کے شروع میں حضور نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تشریف لانے والے مہمانوں کو ٹھہرانے کی غرض سے ربوہ کے مقامی احباب کو تحریک فرمائی کہ وہ تکلیف اٹھا کر بھی اپنے مکانوں کے کمرے زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ کے انتظام کے سپرد کریں ۔ حضور نے فرمایا اس میں شک نہیں جلسہ کے دنوں میں مقامی احباب بہت بڑی تعداد میں اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی حیثیت سے اپنے گھروں میں ٹھہراتے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ سینکڑوں کی تعداد میں ایسے خاندان بھی تشریف لاتے ہیں جن کی ربوہ میں کسی سے دوستی اور واقفیت نہیں ہوتی اور انہیں رہائش کیلئے علیحدہ کمرہ درکار ہوتے ہیں اس لئے مقامی احباب کو چاہیئے کہ وہ جلسہ (باقی ص۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دین چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو اور مصاحبت کیلئے ضروری ہے کہ بار بار یہاں آئیں

وہ لوگ جو بار بار مرکز میں نہیں آتے میں یہی کہوں گا کہ انہوں نے جیسے چاہیئے تھا سلسلہ کی قدر نہ کی

”دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت ہو۔ اگر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے۔ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اُٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دُنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جا رہی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس سلسلہ کی معلوم ہی نہیں انکو جانے دو مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن پھر اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور اُن باتوں کو جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سُنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ کیسے ہی نیک، متقی اور پرہیزگار ہوں مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہ کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے اور تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔“

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ـــ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریکِ جدید کی صاحبزادی عزیزہ عائشہ امۃ الباقی صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریب رخصتانہ ۳ نبوت ۱۳۵۳ ہجری شمسی (مطابق ۳ نومبر ۱۹۷۴ء) بروز اتوار اڑھائی بجے بعد دوپہر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی کوٹھی ”بیت العافیت“ واقعہ دار الصدر میں عمل میں آئی ۔ ان کی شادی عزیز ظفر نذیر احمد صاحب ابن میجر جنرل نذیر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی ہے ۔ نکاح ۲۷ امان ۱۳۵۳ ہش (۲۷ مارچ ۱۹۷۴ء) کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد، صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان، مجلسِ عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے اراکین، مجلس انصار اللہ ربوہ کے زعماء اور متعدد دیگر احبابِ جماعت کے علاوہ ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی ۔ حضور ایدہ اللہ کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید (باقی ص۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جماعتِ احمدیہ کے افراد ایسی تمام بدعات سے اجتناب کریں جو شریعت اسلامیہ اور سُنّت نبویؐ کے خلاف ہوں

ہر وقت متضرعانہ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت اور سلامتی کے سامان پیدا فرمائے

پاکستان ہمارا ملک ہے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسے تمام منصوبوں سے محفوظ رکھے جو اسے کمزور کرنے اور ظلم کی طرف دھکیلنے والے ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ راخاء ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۱۱ راکتوبر ۱۹۷۴ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب رکن شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

آج جمعہ ہے۔ یہ جمعہ ماہِ رمضان کا جمعہ ہے اور ماہِ رمضان کے یہ ایام رمضان کے آخری عشرہ کے ایام ہیں۔ رمضان کا مہینہ دعاؤں کا مہینہ ہے رمضان کا مہینہ

قبولیتِ دُعا کا مہینہ

ہے۔ رمضان کا مہینہ انسان کو انسان کے پہلو پر لا کھڑا کرنے کا مہینہ ہے۔ رمضان کا مہینہ شرفِ انسانی کے قیام کا مہینہ ہے۔ رمضان کا مہینہ اخوت کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا مہینہ ہے۔ رمضان کا مہینہ بہت ہی ذکرِ الٰہی کرنے کا مہینہ ہے۔ مختلف قسم کی عبادات بجا لانے کا مہینہ ہے۔ بہت ہی بابرکت مہینہ ہے جس میں سے گزرتے ہوئے اب ہم اس کے آخری عشرہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اس آخری عشرہ کی بھی بعض خصوصیات ہیں مثلاً یہ کہ اس عشرہ میں لیلۃ القدر کی تلاش کا حکم دیا گیا ہے یعنی اگلی ہر رات کو تلاش کی رات بنا دیا۔ ہر رات کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور متضرعانہ دُعاؤں کی گھڑیاں بنا دیا اور عام طور پر بہت سے لوگوں کو وہ گھڑیاں نصیب ہو جاتی ہیں۔ جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور وہ لوگ اپنی ذہنیت اور ایمانی کیفیت کے لحاظ سے ایسے ہوتے ہیں کہ جو نوعِ انسانی کے لئے دعائیں کرنے والے ہوتے ہیں اور ان کی دُعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں انسانیت اور

نوعِ انسانی کی تقدیریں

بھی بعض دفعہ بدل جاتی ہیں۔ اس عشرہ میں یہ ہمارا جمعہ (الوداع) واقع ہے۔ جمعہ خود بہت سی برکتیں اپنے ساتھ لاتا ہے۔ خواہ وہ رمضان میں ہو یا رمضان سے باہر ہو۔ خواہ وہ (رمضان کے) پہلے بیس دنوں میں ہو یا رمضان کا آخری جمعہ ہو۔ یہ تو صحیح ہے کہ رمضان کے بابرکت ایام کے آخری عشرہ کے بہت ہی زیادہ بابرکت ایام میں یہ خصوصی برکتوں والا دن جسے ہم جمعہ کہتے ہیں آیا ہے لیکن جماعتِ احمدیہ اور اس کے افراد کو جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان نصیب ہوا ہے ہمیشہ اس چیز سے بچتے رہنا چاہیئے کہ ایسی بدعتیں جو ناپسندیدہ ہوں اور شریعت اسلامیہ کے خلاف ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت میں ہمیں ان کا پتہ نہ ملتا ہو وہ بدعتیں کسی چیز میں بھی شامل نہ ہوں اس جمعہ میں بھی شامل نہ ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں یہ تو علم حاصل ہوتا ہے کہ جمعہ ایک برکت والا دن ہے اس میں بعض گھڑیاں ایسی ہیں جن میں خاص طور پر دُعا قبول ہوتی ہے اور یہ ایک ایسا دن ہے جو پہلے چھ دنوں میں ایک مومن اپنی ذمہ داریاں دنیوی بھی اور دینی بھی ادا کرتے ہوئے جو کمزوریاں اپنی اس کوشش میں چھوڑ جاتا ہے اللہ تعالیٰ جمعہ کی انہی بابرکت گھڑیوں میں ان

کمزوریوں کے بداثرات

کو دُور کر دیتا ہے اور وہ معاف کر دیتا ہے۔ دُعاؤں کی یہ بابرکت گھڑیاں کفارہ بن جاتی ہیں عبادات اور فرائض کی اُن خامیوں اور کمزوریوں کے لئے جو انسان بشری کمزوری کی وجہ سے پچھلے چھ دنوں میں کرتا آیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز کے علاوہ بھی تم پر دینی اور دنیوی ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں اور دو نمازوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے درمیان یہ ذمہ داریاں تم بہرحال ادا کرتے ہو جو نماز کے علاوہ ذمہ داریاں ہیں وہ نماز کے اندر تو نہیں ادا ہوتیں۔ جس وقت آدمی نماز پڑھ رہا ہو اُس وقت تو نماز کی یعنی اَلصَّلوٰۃ کی ذمہ داری، باجماعت فرض نماز کی ذمہ داری اور سنّت اور نوافل کی ذمہ داری ادا کرتا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر صرف نماز پڑھنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے عائد نہیں کی بلکہ حقوق العباد اور

حقوق اللہ کی ادائیگی

کی (نماز کے علاوہ) دوسری ذمہ داری ہے۔ نماز میں بھی حقوق العباد کی ایک ذمہ داری ہم پر پڑتی ہے کہ ہم اُن کے لئے دُعائیں کریں۔ سب انسانوں کے لئے دعائیں کرنا ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ہیں۔ حقوق اِس معنیٰ میں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، اُس کی بڑائی بیان کرتے ہیں، اُس کی تسبیح کرتے ہیں، اُس کی تحمید کرتے ہیں اور اِس طرح کہنے کو تو ہم اللہ کے حقوق ادا کر رہے ہوتے ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہم اپنی جھولیاں اُس کے فضل سے بھر رہے ہوتے ہیں۔ انسان کو خوش کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے کہا کہ مَیں ان کا نام حقوق اللہ رکھتا ہوں فائدہ صرف تمہیں ہے مجھے تو نہیں مَیں تو غنی اور صمد ہوں مجھے کسی کی احتیاج نہیں ہے لیکن چونکہ نماز کے علاوہ اَور بھی دینی اور دنیوی ذمہ داریاں ہیں اور وہ بہرحال بَیْنَ الصَّلوٰتَیْن یعنی دو نمازوں کے درمیان ادا کی جاتی ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز اپنے اور پچھلی نماز کے درمیان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں بشری کمزوریوں کی وجہ سے جو نقائص رہ جاتے ہیں اُن کے لئے کفّارہ بن جاتی ہے۔

اسلام بڑا پیارا مذہب ہے

اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہماری طرف بڑی رحمتیں لے کر آئے ہیں تو ہر نماز کے متعلق آپؐ کا یہ ارشاد ہے کہ ہر نماز پہلی نماز اور اُس کے درمیان (مثلاً اب جمعہ کی نماز ہم پڑھیں گے اس سے پہلے صبح کی نماز ہم نے ادا کی تو اس کے درمیان) خدا تعالیٰ نے دنیوی لحاظ سے اور دینی لحاظ سے جو ذمہ داریاں ڈالی ہیں اُن میں سے کچھ کو تم نے ادا کیا اور تم بشر ہو اور کمزور ہو

خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر

اور اُس کی مغفرت کی چادر میں آئے بغیر تم اپنی کمزوریوں کے بدنتائج سے بچ نہیں سکتے۔ اپنی کمزوریوں کے واقع ہونے سے بچ نہیں سکتے۔

پس ایک تو آپؐ نے یہ فرمایا کہ ہر نماز اپنے سے پہلی اور اپنے درمیان کی کمزوریوں اور گناہوں اور غفلتوں اور کوتاہیوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور معاف کروا دیتی ہے۔ اگر خلوصِ نیّت کے ساتھ تضرّع اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور انسان جھکے تو اُس کی یہ غفلتیں اور کوتاہیاں جو بَیْنَ الصَّلوٰتَیْن ہوں دُور ہو جاتی ہیں۔ اِس کے علاوہ آپؐ نے فرمایا کہ جو رہ جائیں اُس کے لئے کسی بڑی جدوجہد کی ضرورت ہو تو ہم نے جمعہ کی بعض گھڑیاں قبولیتِ دُعا کی ایسی رکھی ہیں کہ ایک جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی کوتاہیاں جو

نمازوں کی ادائیگی کے باوجود

مغفرت کی چادر میں نہیں آسکیں وہ جمعہ اُن کو دُور کرتا ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ بعض ایسی تمہاری کوتاہیاں ہوں گی کہ جو ایک جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان جمعہ کی دُعائیں اور جمعہ کی تضرّع اور عاجزی دُور نہیں کر سکے گی تو فکر نہ کرو ہم نے رمضان کا مہینہ اس کے لئے مقرر کیا ہے اور ایک رمضان اور دوسرے رمضان کے درمیان۔ کے گیارہ ماہ کی کوتاہیاں اور غفلتیں رمضان کی عبادات کے ذریعہ دُور ہو جاتی ہیں بشرطیکہ خلوصِ نیّت ہو اور

انسان سارے کا سارا اپنے ربّ کے لئے

ہو کر زندگی گزارنے والا ہو اپنی زندگی کو دو حصّوں میں بانٹ کر ایک حصّہ شیطان کو دینے والا اور دوسرا حصّہ خدا کے حضور پیش کرنے والا نہ ہو کیونکہ پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جس کو تم نے میرے حصّہ میں سے دیا ہے اسی کو جا کر سارا دے دو میری تمہیں اب ضرورت نہیں۔

پس ہر نماز پہلی نماز اور اپنے درمیان کی غفلتیں اور کوتاہیاں دُور کرتی ہے اور ہر جمعہ پہلے جمعہ اور اپنے درمیان کی کوتاہیوں اور غفلتوں کو (جو باقی رہ جاتی ہیں) دُور کرتا ہے اور ہر ماہِ رمضان پہلے رمضان اور اپنے درمیان کے گیارہ مہینوں کی غفلتیں اور کوتاہیاں دُور کرتا ہے۔ یہ تو آپؐ نے فرمایا ہے لیکن آپؐ نے ایک اَور وضاحت کی ہے اور عام طور پر لوگ اُسے بھول جاتے ہیں۔ یہ غفلتیں اور کوتاہیاں کبائر تو نہیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک انسان، خدا کا بندہ کبائر سے اجتناب کرتا رہے اُس وقت تک خدا تعالیٰ اسکو یہ توفیق دے گا مثلاً

نماز کو ترک کر دینا کبائر میں سے ہے

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایک رمضان اور دوسرے رمضان کے درمیان کے یہ کبیرہ گناہ کہ نماز کو اُس نے ترک کیا معاف نہیں ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ معاف نہیں ہوگا۔ جو ایسا نہیں سمجھتا وہ بدعت کا عقیدہ رکھتا ہے اور بدعت کا عمل کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس عرصہ میں اگر زکوٰۃ تم پر واجب ہوتی ہے اور جو خدا کی راہ میں زکوٰۃ نہیں دیتا اور خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ کبائر کا ارتکاب کرنے والا ہے اور یہ بالکل معاف نہیں ہوگا۔ رمضان اور رمضان کے درمیان اگر کوئی شخص کبائر کا مرتکب ہوا ہے تو رمضان کی دُعائیں، رمضان کی برکتیں، رمضان کی رحمتیں، رمضان میں اللہ تعالیٰ کا بندہ کے قریب ہو جانا۔ یہ وعدہ کرنا کہ رمضان کی تمہاری عبادات کے نتیجہ میں مَیں ایک خاص جزا دوں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ہوں تمہاری جزاء

اتنی بڑی بشارت کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط فہمی میں نہ رہنا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم کبائر کے مرتکب ہوتے رہو اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کردے۔ جب تک بندہ اجْتَنَبَ الْكَبَائِرُ[1] کے مطابق کبائر سے اجتناب نہیں کرتا اُس وقت تک یہ برکتیں، یہ وعدے اُس کے حق میں پورے نہیں ہوں گے۔ اس قسم کی جو نعمتیں ہیں وہ ہمارے لئے نہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہمیں اللہ تعالیٰ نے سمجھ دی ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پڑھنے اور اُن پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ اگر کبائر سے اجتناب ہو تو پھر ایک نماز اپنے سے پہلی نماز کے درمیان کی کوتاہیاں معاف کروا دے گی۔ جمعہ اپنے اور پہلے جمعہ کے درمیان کی کمزوریاں خدا تعالیٰ سے معاف کروا دیگا۔ (مگر خلوص نیت ہونا چاہیئے) اور رمضان، رمضان کے درمیان جو کوتاہیاں اور غفلتیں ہیں اللہ تعالیٰ سے اُن کی معافی مل جائے گی لیکن کبائر کے متعلق یہ اصول نہیں ہے اور سب سے بڑا کبیرہ گناہ تو شرک ہے۔ شرک کی پھر آگے شاخیں ہیں۔ کہ انسان بعض دفعہ سمجھتا بھی نہیں اسی لئے خدا نے کہا کہ شرک کی باریک سے باریک قسموں سے بھی بچو اور

کامل تقویٰ اختیار کرو

انسان اپنے نفس کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے اپنی عقل کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے اپنے علم کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے اپنے جتھے اور قوم کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے اپنے مُلک اور اپنی ایجادات کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ جس طرح مثلاً امریکہ اور روس نے ایٹم بم کیا ایجاد کر لیا یہ لوگ اپنے آپ کو انسان سے ایک بالا مخلوق سمجھنے لگ گئے۔ اور اُن کا خیال یہ ہے کہ ساری دُنیا کو اِن کی غلامی کرنی چاہیئے۔ پاکستان تو ان کی غلامی کرنے کے لئے تیار نہیں (جہاں تک ہم اپنے ذہنوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ہم پاکستانی ہیں

پاکستان ہمارا مُلک ہے

اور ہم نے قربانیاں دے کر اس کو بنایا ہے اور ہم اس کے لئے دعائیں کرنے والے ہیں اور اس رمضان میں بھی ہم نے اس کے لئے بڑی دعائیں کی ہیں اور اب بھی آپ دعائیں کرتے رہیں۔ رمضان کے ایام میں بھی اور بعد میں بھی) کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہر اُس اندرونی یا بیرونی منصوبہ سے جو اس کے استحکام کو کمزور کرنے والا ہو اور اسے انصاف اور عدل کی بنیادوں سے ہٹا کر بے انصافی اور ظلم کی طرف دھکیلنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو اُس سے محفوظ رکھے) پس

---

[1] نوٹ: پوری حدیث یوں ہے:۔ عن ابی ھریرۃ انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کان یقول الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفّرات ما بینھنّ ما اجتنبت الکبائر (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ [illegible]) (مرتب)

شرک کبیرہ گناہ ہے

اور اس کے مقابلہ میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے یعنی خدا تعالیٰ واحد و یگانہ کی ذات اور صفات کو سمجھنا اور اُس کی معرفت حاصل کرنا اور کسی چیز کو بھی کسی رنگ میں کسی طور پر اسکی ذات اور صفات میں شریک نہ ٹھہرانا یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (کا صحیح معنی میں اقرار)۔ پھر نماز ہے، روزہ ہے زکوٰۃ ہے، حج ہے اگر شرائطِ حج پوری ہو جائیں۔ اسی طرح دیگر احکامات ہیں۔ مثلاً جہاد ہے۔ یہ بڑا ضروری حکم ہے۔ لیکن اس کے لئے بہت سی شرائط ہیں۔ جماعت احمدیہ سے پہلے بزرگوں نے بھی کہا ہے کہ جہاد کی پہلی شرط یہ ہے کہ ساری اُمتِ مسلمہ کا ایک امام اکبر ہو۔ یعنی ساری دُنیا میں بسنے والے مسلمانوں کا ایک امام اکبر ہو۔ اور اس کے بغیر جہاد نہیں ہے۔ جہاد کی کئی قسمیں ہیں۔ لیکن اس وقت یہ میرا مضمون نہیں ہے

فرائض میں بھی آپس کا فرق ہے لیکن بنیادی طور پر جو فرض ہے وہ ہے خدا تعالیٰ کے حکم کو ماننا یعنی خدا تعالیٰ کے سامنے باغیانہ رویہ اختیار نہ کرنا۔ اس کے حضور جھکے رہنا اور (تمثیلی زبان میں یہ کہ) اُس کے پاؤں پر اپنے ماتھے کو ہر وقت لگائے رکھنا اور اُسی کے ہو جانا اور غیر اللہ کی طرف نگاہ نہ کرنا یہ

ایمان کی بنیاد

ہے اور یہ جو اصولی تعلیم ہے اس کو ترک کرنا کبائر میں سے ہے۔ میں تفصیل میں نہیں جا رہا۔ تفصیل میں پھر بعض صغائر بھی آجاتے ہیں۔ مثلاً چھوٹا گناہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ یعنی رستہ میں کوئی ضرر رساں چیز پڑی ہو اُس کو ہٹا دینا یہ چھوٹے سے ایمان کا ایک فعل ہے تو جو شخص رستہ میں مثلاً کیلے کا چھلکا پھینک دیتا ہے یا اور کوئی گند پھینکتا ہے تو وہ گناہ کرنیوالا ہے لیکن یہ گناہ کبیرہ نہیں ہے۔ صغیرہ ہے لیکن ہمیں یہ بھی حکم نہیں کہ کبائر سے بچو اور صغائر کرتے رہا کرو۔ ہمارے ایمان کا یہ تقاضا نہیں حُکم یہ ہے کہ کبائر سے بھی بچو اور

صغائر سے بھی بچو

ہر دو سے بچنے کا حکم ہے لیکن انسانی کمزوریاں ہیں وہ بعض دفعہ سہواً بے خیالی میں چلتے چلتے چھلکا پھینک دیتا ہے اور بے خیالی میں اپنے دھیان میں کچھ سوچتا چلا جا رہا ہے اور سامنے راستہ میں چھلکا آیا وہ اُس نے دیکھا نہیں اور اٹھایا نہیں اور اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ والا ثواب اس نے حاصل نہیں کیا یہ چیزیں ہیں جو بَيْنَ الصَّلَوٰتَيْنِ اور دو جمعوں کے درمیان اور دو رمضان کے درمیان معاف ہوتی ہیں۔ ورنہ بنیادی طور پر ایمان پر کُلّی یعنی شاخوں سمیت قائم رہنا ضروری ہے) اور ہمیں خدا تعالیٰ نے ایک دعا سکھائی ہے اور وہ یقیناً بنیادی چیز ہے کہ ایمان پر مضبوطی سے قائم رہا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دُعا سکھائی ہے کہ اپنے ایمان کی حفاظت اور سلامتی کے لئے تمہیں میرے حضور عاجزانہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اسلئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السّلام کے اُسوہ کے مطابق اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں اور آپ کے

اُسوہ کے مطابق ہمیں ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور یہ

دُعا کرتے رہنا چاہیئے

کہ اے ہمارے پیارے رب ہمارے ایمانوں کو محفوظ رکھ اور سلامت رکھ کہ تیرے فضل کے بغیر ہمارے ایمان ہر وقت خطرہ میں پڑے رہتے ہیں پس اپنے ایمانوں کی سلامتی اور حفاظت کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کی احتیاج ہے۔ اس کے بغیر کسی اور کی احتیاج نہیں ہے۔ اسی کے ذیل میں میں کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن میرا خیال ہے وہ مضمون بہت لمبا ہو جائے گا۔ آدھ پون گھنٹے کا مضمون ہے اس کو ادھورا چھوڑنا درست نہیں (اس لئے وہ پھر کسی موقعہ پر بیان ہو جائیگا) بہرحال میں نے آپ کو یہ بتایا ہے۔ بچوں کو بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

یہ ہے کہ ہر نماز پہلی نماز اور اپنے درمیان کے وقفہ (میں سرزد ہونے والی خطاؤں کو معاف کرواتی ہے۔) اس درمیانی وقفہ میں جہاں نماز کی عبادت کے علاوہ دوسری ذمہ داریاں انسان نباہتا ہے۔ ان میں کوئی ایسا وقفہ نہیں جو دو نمازوں کے درمیان نہ ہو۔ صبح کی نماز اور ظہر کے درمیان، ظہر اور عصر کے درمیان، عصر اور مغرب درمیان، مغرب اور عشاء کے درمیان، عشاء اور صبح کی نماز کے درمیان، یہی ہماری زندگی ہے۔ دن اسی کا مجموعہ ہے۔ پانچ نمازوں کے اوقات مل کر ایک دن بن جاتے ہیں اور یہ دن مل کر ہفتے بن جاتے ہیں اور ہفتے پھر سال بن جاتے ہیں اور کئی سال اکٹھے ہو کر ہماری عمر بن جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت ہمیں یہ بشارت دی کہ نماز، نماز کے درمیان کی جو کوتاہیاں اور غفلتیں ہیں اُن کے لئے نماز میں دُعا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ جو ہم سے غفلتیں ہو گئی ہیں وہ دور کر اور ہمیں معاف کر دے لیکن غفلتوں سے مراد کبائر نہیں۔ بلکہ چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جو

انسانی کمزوریوں کے نتیجہ میں

اُس سے سرزد ہو جاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ اور جمعہ کے درمیان کے وہ صغائر، وہ چھوٹے چھوٹے گناہ جو ہماری نمازیں معاف نہیں کروا سکیں۔ جمعہ کی بعض گھڑیاں ایسی ہیں جن میں خدا کے حضور جھکو اور کہو کہ اے خدا ہم نے کوشش کی لیکن ہماری کمزور کوششوں کے نتائج پورے نہیں نکل سکتے جب تک تیرا فضل شامل حال نہ ہو۔ جو خامیاں رہ گئی ہیں۔ اب اس ہفتہ کی کوتاہیوں کو آج معاف کر دے اور اگر خلوص نیت ہو اور اگر انسان کے اندر ایک عاجزانہ تڑپ ہو اور تضرع ہو اور حقیقی توحید پر وہ قائم ہو اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات اُس کی آنکھوں کے سامنے جلوہ گر ہوں گویا کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے تو پھر اُسے اُمید رکھنا چاہیئے کہ ہر جمعہ سے پہلے سات دنوں کے اُس کے اس قسم کے صغائر جو پہلے معاف نہیں ہو سکے وہ اس جمعہ کی پاک گھڑیاں معاف کروا دیتی ہیں پھر بھی کچھ رہ سکتا ہے۔ انسان کمزور ہے (میں یہ بتا رہا ہوں کہ کتنا پیار ہے بندے سے اللہ کا اور کتنی رحمت کا جلوہ ہے بندے پر

ہونے سے رہ جائیں تو رمضان کا مہینہ ہے۔

رمضان کے مہینہ کا ہر دن

اپنے سے پہلے بارہ مہینوں کی خطائیں معاف کرواتا ہے۔ سارا مہینہ مل کر سارے سال کی خطاؤں کی معافی کے سامان پیدا کرتا ہے لیکن کبائر معاف نہیں ہوتے۔ شرک معاف نہیں ہوتا۔ نمازیں چھوڑی ہوئی ہیں تو وہ معاف نہیں ہوتیں کیونکہ جو پانچ ارکان اسلام ہیں۔ توحید کا اقرار، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ اُن کا چھوڑنا کبائر میں شامل ہے۔ ان کے متعلق آپ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ جو ان کو چھوڑے گا اس کی کوئی معافی نہیں ہوگی سوائے حقیقی توبہ کے۔ ہاں صغائر جو انسان کی بشری کمزوریوں کے نتیجہ میں سرزد ہوتے ہیں ان کی معافی کے یہ سامان ہیں۔ اسی طرح بڑی عید ہے اس کے متعلق کہا۔ اُس رحمۃ للعالمین کا اپنی اُمت کے لئے لائی ہوئی تعلیم کا اور آپ کی دُعاؤں اور آپ کے جذبات کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

کہکر جو ایک عظیم ارشاد فرمایا تھا اُسی ارشاد کی روشنی میں یہ ساری چیزیں ہیں کہ دو نمازوں کے درمیان کی خطائیں معاف، جمعہ اور جمعہ کے درمیان کی خطائیں معاف، رمضان اور رمضان کے درمیان کی خطائیں معاف، لیکن شیطان کی راہ پر چل کر اِبا اور استکبار نہیں کرنا۔ کبائر کا مرتکب نہیں ہونا۔ انسان کمزور ہے ہزار بھول چوک انسان سے ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں خدا کے حضور جھکنے کی ضرورت ہے اور تضرع سے اپنی خطاؤں کو معاف کروانے کی ضرورت ہے اور میں نے بتایا ہے کہ اصل جو چیز ہے وہ تو بحیثیت مجموعی ایمان ہے۔ ایمان کے لفظ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قریباً آٹھ سو مرتبہ استعمال کیا ہے۔ اس کی تفصیل میں میں نہیں گیا۔ وہ مضمون میرے ذہن میں ہے اُس کو دیکھ رہا ہوں۔ بہرحال

اصل چیز ایمان ہے

اور بحیثیت مجموعی اس میں صغائر سے بچنا بھی شامل ہے۔ کبائر سے بچنا بھی شامل ہے۔ اس ایمان میں چھوٹی نیکیاں کرنا بھی شامل ہے اور بڑی نیکیاں کرنا بھی شامل ہے۔ انسان کوشش کرتا ہے اور دُعا کرتا ہے۔ خدا ان نیکیوں کو قبول کرے تو اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ جو ایمان لاتے ہیں اور بحیثیت مجموعی ان کا ایمان خالص رہتا ہے اور اس کے ساتھ ظلم کی ملاوٹ نہیں ہوتی تو ایسے ایمان کو اللہ تعالیٰ قبول کرتا اور اس پر بے شمار رحمتیں نازل کرتا ہے۔ اسی لئے میں نے کہا کہ آپ کی

اصل اور بنیادی دُعا

ہر وقت کی یہ ہونی چاہیئے کہ اے خدا اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ہمارے ایمانوں کی سلامتی اور ان کی حفاظت کے سامان پیدا کر دے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء کرام کی مخالفت کا نتیجہ

سورۃ الفرقان کی آیت ۲۲ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں :۔

"آج تک دنیا میں کوئی بھی نبی ایسا نہیں آیا جس کی مخالفت نہ کی گئی ہو اور جس کو تباہ کرنے کے لئے دشمنانِ انبیاء نے ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا ہو۔ مگر تاریخ شاہد ہے کہ ہر قسم کی مخالفت کے باوجود آخر یہی نتیجہ نکلا کہ نبی اور اس کے ماننے والے جیتے اور مخالفت کرنے والے خواہ وہ کتنی بڑی طاقتوں کے مالک تھے تباہ اور برباد ہوئے۔ یہ ایک ایسا کلیہ ہے جس کے خلاف ہمیں دنیا میں کوئی نظیر نظر نہیں آتی۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آدمؑ اپنے دشمنوں پر غالب نہ آیا ہو یا نوحؑ نے اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل نہ کی ہو۔ یا ابراہیمؑ اپنے مشن میں کامیاب نہ ہوا ہو۔ یا موسیٰؑ نے فرعون پر غلبہ نہ پایا ہو۔ یا عیسیٰؑ نے یہود پر فتح حاصل نہ کی ہو یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید مخالفت کے باوجود فتح و ظفر نے آپؐ کے قدموں کو نہ چوما ہو۔ ان تمام انبیاء کے زمانہ میں شیطان نے اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ خدائی جماعتوں پر حملہ کیا اور ہر قسم کے ذلیل ہتھیاروں سے اُس نے صداقت کو مٹانا چاہا مگر ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی نبی ہارا ہو اور شیطان جیتا ہو بیشک نبیوں کو کہا گیا کہ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا (ابراہیم ع۲) ہم یقیناً تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب کی طرف لوٹ آؤ گے بلکہ انہیں یہاں تک دھمکی دی کہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (یٰسٓ ع۲) اگر تم نے اپنی تعلیم کو ترک نہ کیا تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے۔ اور تمہیں دردناک عذاب پہنچائیں گے۔ مگر ان تمام دھمکیوں کے باوجود بلکہ ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کے باوجود جب نتیجہ نکلا تو یہی دکھائی دیا کہ کفر زمین پر اوندھے مُنہ گرا ہوا ہے اور صداقت اپنی کامیابی پر مسکرا رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی مخالفت خدا تعالیٰ کی اُن مخفی تدابیر میں سے ایک بڑی اہم تدبیر ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے پیغام کو وسعت دیتا اور اس کے حلقۂ اثر کو وسیع کرتا ہے۔ جب مخالفت کا طوفان اُمڈ آتا ہے تو لوگوں میں ایک تہلکہ مچ جاتا ہے اور سعید طبع لوگ غور کرنے لگ جاتے ہیں کہ آخر یہ شخص کیا کہتا ہے اور اسکی کیوں مخالفت کی جاتی ہے۔ اور جب وہ تحقیق کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے سینوں کو کھول دیتا ہے اور وہ بھی صداقت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پس مخالفت انبیاء کی آواز لوگوں کے کانوں تک پہنچانے کا ایک زبردست ذریعہ ہے جس سے جھوٹے مدعیان ماموریت قطعی طور پر محروم ہو جاتے ہیں۔ یوں تو وہ بھی عجیب و غریب دعوے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں مگر لوگ اُن کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے بلکہ وہ اُنکے دعووں کو ایک مجنونانہ بَڑ سے زیادہ کوئی وقعت نہیں دیتے۔ وہ بسا اوقات خود بھی چاہتے ہیں کہ لوگ اُن کی مخالفت کریں تاکہ ہر کہ ومہ کی زبان پر اُن کا نام ہو۔ اور لوگوں میں اُن کا چرچا ہو۔ مگر کوئی اُن کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ اور وہ گوشۂ گمنامی میں کس مپرسی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور کس مپرسی کی حالت میں ہی گمنامی کی موت مر جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی مامور مبعوث ہوتا ہے تو بڑے گیا اور چھوٹے گیا۔ اور عالم گیا اور جاہل گیا۔ اور مرد گیا اور عورتیں گیا۔ اور طاقتور گیا اور کمزور گیا سب کے سب مخالفت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ہر شخص جو اس پر تیر چلاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اُس نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے مگر یہی مخالفت ایک دن سعید الفطرت انسانوں کو جھنجھوڑ کر انہیں کشاں کشاں اللہ تعالیٰ کے دروازہ کی طرف لے آتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو مکہ والوں کی شدید مخالفت ہی تھی جس نے حبشہ میں اسلام کا نام پہنچایا۔ اور پھر مکہ والوں کی شدید مخالفت ہی تھی جس نے مدینہ منورہ میں اسلام کا نام پہنچایا۔ پھر یہی مخالفت تھی جس کے نتیجہ میں خود مکہ کے بڑے بڑے معاندین کے اپنے بیٹے اور بھائی اور رشتہ دار اسلام کی آغوش میں آگئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جانیں قربان کرنے لگ گئے۔ باوجود اس کے کہ مکہ والوں نے انہیں ہر قسم کی اذیتوں کا تختۂ مشق بنایا۔ انہیں پتھروں پر گھسیٹا گیا۔ انہیں تپتی ریت پر لٹایا گیا۔ اُن کی عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر انہیں مارا گیا۔ اُن کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈالی گئیں۔ انہیں اپنے وطن سے بے وطن کیا گیا۔ اُن کی ٹانگوں کو اونٹوں سے باندھ کر اور پھر اونٹوں کو مخالف اطراف میں دَوڑا کر انہیں ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ لیکن اِن تمام تکالیف کے باوجود وہ پروانوں کی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد چکر لگاتے رہے اور آپؐ پر اپنی جانیں نچھاور کرتے رہے۔ پس گو شیطان صداقت کا ازلی دشمن ہے اور اس کی کوشش ہمیشہ یہی ہوتی ہے کہ صداقت کا نام و نشان مٹ جائے مگر آخر شیطان ہی صداقت کی اشاعت کا ایک ہتھیار بن جاتا ہے اور بھولے بھٹکے انسانوں کو آستانۂ الوہیت کی طرف کھینچ لاتا ہے اس لئے جَعَلْنَا کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس تدبیر کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ سلسلۂ شر ہم نے اپنی حکمتِ کاملہ سے خود پیدا کیا ہے۔ اور چونکہ یہ اعتراض پیدا ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیوں کیا کہ ایک طرف تو وہ اپنے پیاروں کو مبعوث فرماتا ہے اور دوسری طرف دشمنوں کو اُن پر کتوں کی طرح مسلّط کر دیتا ہے۔ اس لئے اس کا جواب یہ دیا کہ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا۔ تیرا ربّ لوگوں کو ہدایت دینے اور اپنے ماموریّن کی معجزانہ مدد کرنے کے لحاظ سے بڑا کافی ہے۔ یعنی بظاہر تو یہ مخالفتیں تمہیں قابلِ اعتراض نظر آتی ہیں لیکن انہی مخالفتوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا ہادی اور اس کا نصیر ہونا ظاہر ہوتا ہے جب مخالفت ترقی کرتی ہے تو جماعت کو بھی ترقی حاصل ہوتی ہے اور جب مخالفت بڑھتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائیدات اور نصرتیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جب کوئی دوست یہ ذکر کرتے کہ ہمارے ہاں بڑی مخالفت ہے تو آپ فرماتے یہ تمہاری ترقی کی علامت ہے۔ جہاں مخالفت ہوتی ہے وہاں جماعت بھی بڑھتی ہے کیونکہ مخالفت کے نتیجہ میں کئی ناواقف لوگوں کو بھی سلسلہ سے واقفیت ہو جاتی ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ اُن کے دِل میں سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اور جب وہ کتابیں پڑھتے ہیں تو صداقت اُن کے دِلوں کو موہ لیتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صـ۶۳ تا صـ۶۵)

قمار بازی انتہائی خطرناک چیز ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں :۔

"جُوا ایسی خطرناک چیز ہے کہ اس کا عادی انسان بعض دفعہ آدھ گھنٹہ کے جُوا کی خاطر اپنی ساری جائیداد برباد کر دیتا ہے۔ اور اگر جیتتا ہے تو اور ہزاروں گھروں کی بربادی کا موجب بن کر۔ پھر جُوئے بازوں میں روپیہ کو لُٹانے کی عادت لازمی طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ شاید ہی کوئی جُوئے باز ایسا ہوگا جو اپنے روپیہ کو سنبھال کر رکھتا ہو۔ بالعموم سارے جُوئے باز بے پرواہی سے اپنا مال لُٹا دیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ روپیہ کمانے کے لئے اُنہیں زیادہ جد و جہد نہیں کرنی پڑے گی۔ گویا ایک طرف تو وہ دوسرے لوگوں کو برباد کرتے ہیں اور دوسری طرف خود اپنے مال سے بھی صحیح رنگ میں فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ کیونکہ روپیہ کمانے کے لئے اُنہیں کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ پھر جُوا عقل اور فکر کو بھی کمزور کر دیتا ہے اور جُوئے باز ہار جیت کے خیال سے ایسی چیزوں کے تباہ کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے جنہیں کوئی دُوسرا عقلمند تباہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ پُرانے زمانہ کی ہندو تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت کرشنؑ کے پھوپھی زاد بھائی یدھشٹر نے اپنی بیوی تک جُوئے میں ہار دی تھی۔ پس یہ ایک لغو چیز ہے جس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صـ۱۷۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بفضلِ خدا اشاعتِ اسلام کا جذبہ فزوں تر ہے

اگرچہ جماعت احمدیہ کے متعدد حصے اس سال بے شمار نقصانات برداشت کرتے رہے ہیں۔ لوٹ مار اور آتشزدگی کے صدمات سہتے رہے ہیں۔ مگر احباب جماعت کے جذبہ اشاعتِ اسلام میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ اس کے برعکس تحریک جدید کے نئے اعلان نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اس مقدس جذبہ میں پہلے سے بھی زیادہ ترقی اور رفعت کے آثار ہیں گذشتہ سال جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیوں کا مطالبہ فرمایا تو حضور کی آواز ربوہ کے علاوہ راولپنڈی۔ اسلام آباد اور دوسری طرف شیخوپورہ اور لاہور تک پہنچنے کے عرصہ میں وعدہ جات کی میزان ۶۰۰ و ۴۶ و ۲ روپے تک پہنچی تھی مگر امسال جب کہ ابھی ربوہ کے علاوہ کراچی کی جماعت نے ہی لبیک کہی تو وعدے ۰۰۰ و ۱۴ و ۲ روپے تک پہنچ گئے ہیں اور ابھی اس میں لاہور اور شیخوپورہ جیسی بڑی جماعتیں شامل نہیں۔ بفضلِ خدا مسابقت کی روح کیساتھ وعدے مرکز میں پہنچ رہے ہیں۔

؎ تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے

امسال بھی ہمیں یقین ہے جیسا کہ ہمارے محبوب امام نے فرمایا ہے کہ جملہ جماعتیں فاستبقوا الخیرات کے جذبہ سے سرشار ہو کر اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانیوں کے وعدے جلد از جلد اپنے امام کے حضور پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(وکیل المال اوّل)

وقفِ عارضی میں شمولیت فضلوں کا وارث بناتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "وقفِ عارضی" کے سلسلہ میں فرمایا:-
"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں۔ عمر بھی ہے۔ جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربان کرنے کیلئے تمہیں آواز دی جائے۔ تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو" (الفضل ۲۰ / اپریل ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ ہر سال کم از کم دو ہفتے کیلئے اپنا وقت وقف کیا کریں دفتر وقف عارضی ربوہ سے فارم لیکر پر کر کے۔ اس تحریک میں شمولیت اختیار فرمائیں جزاکم اللہ تعالیٰ

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن)

دانت نکلوائیے

= ورنہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی =
بفضلہ تعالیٰ جدید میڈیکل سائنس "کیورٹیو سسٹم" کی حیرت انگیز ادویات سے دانتوں کی تمام بیماریاں فوری اور مستقل طور پر ختم ہو جاتی ہیں۔
اینٹی پائیوریا: گوشت خورہ اور مسوڑھوں کی ہر خرابی کا علاج ہے ۱۰/-
اینٹی کیریز: گھن والے کھوکھلے اور بدرنگ دانتوں کا علاج ہے ۱۰/-
ٹوتھ کیور: ہر دانت درد کا فوری علاج ہے۔ ۲/-
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں۔
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کی ہومیوپیتھک ادویات منگوانے کا پتہ ہمیشہ یاد رکھیں

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
گول بازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

مشتہرین حضرات: جلد از جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوائیں۔ تاخیر سے آنے والے اشتہارات ممکن ہے جگہ حاصل نہ کر سکیں۔
ایجنٹ صاحبان کو نمبر کی زائد کاپیاں درکار ہوں تو معین تعداد سے دفتر مینیجر الفضل کو مطلع کر دیں۔

جانوروں کے اپھارہ کا موسم شروع ہو چکا ہے
اکسیر اپھارہ کا سٹاک ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر ۳۳ فی صد کمشن۔ حیوانات کی مجرب ادویات کا رسالہ مفت۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں (مینیجر)

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر

گوشت پوست پیدا کرنے والی نایاب دوا
"پیور الفلفا ٹانک"
استعمال کیجئے۔ یہ ٹانک غذا جزو بدن بناتا۔ بکثرت خون پیدا کرتا۔ اور بھوک تیز کرتا ہے۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ اور پھیپھڑوں کو صحت مند بناتا ہے لگاتار استعمال سے جسم پر گوشت پوست پیدا کرتا ہے قیمت -/۴ ڈاک ۵/-
شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

مرض اٹھرا

اور دیگر امراض کا علاج کرنے والے
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ: ربوہ: ٹنڈو محمد خان
فون ۴۴۸۴ فون ۴۳۸
تینوں مقامات سے دوا بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں
اور
مستورات کیلئے علیحدہ شعبہ بھی قائم ہے

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۵
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ضرورتِ کوالیفائیڈ ڈسپنسر

ایک میڈیکل سٹور کے لئے کوالیفائیڈ تجربہ کار ڈسپنسر کی ضرورت ہے خواہش مند حضرات مکمل کوائف امیر مقامی کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں۔ نئے کوالیفائیڈ حضرات بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ معقول تنخواہ دی جائیگی انٹرویو کے لئے براہِ راست اطلاع کوائف موصول ہونے پر دی جائیگی۔
م۔و معرفت ورائٹی سٹورز
ریل بازار۔ بہاولنگر

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۰/ روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کیلئے — کورس ۲۵/ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کے موقع پر جتنی بھی زیادہ تعداد میں کمرے جلسہ سالانہ کے انتظامی شعبہ کے سپرد کر سکیں ضرور کر دیں تاکہ تشریف لانے والے خاندانوں کو جماعتی انتظام کے تحت ٹھہرایا جا سکے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے مزید فرمایا کہ یوں تو ہر سال ہی ربوہ میں کچھ نہ کچھ نئے مکان تعمیر ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے جلسہ کے مہمانوں کو ٹھہرانے میں سہولت پیدا ہوتی ہے لیکن چونکہ یہ سال پریشانی میں گزر رہا ہے اور ہمیں ہنگامی حالات میں سے گزرنا پڑا ہے اِس لئے میرا خیال تھا کہ اِس سال نئے مکان زیادہ تعداد میں تعمیر نہیں ہو سکے ہوں گے اِس خیال کی بناء پر ہی مَیں نے احباب کو توجہ دلائی تھی کہ جن کے پاس اپنے قطعاتِ اراضی ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ حسبِ گنجائش اور حسبِ قواعد ان قطعات پر چھوٹی سی چار دیواری بنوا دیں اور ایک چھوٹا سا عارضی کمرہ ڈال دیں تاکہ ان میں بھی جلسہ کے مہمان ٹھہر سکیں۔ مجھے امید ہے کہ دوستوں نے اِس طرف توجہ دینی شروع کر دی ہوگی۔ یہ کام ایسا نہیں ہے کہ یکدم تعمیر شروع بھی ہو جائے کیونکہ پہلے میٹیریل وغیرہ فراہم کرنا ہوتا ہے سو ایسے احباب اِس سلسلہ میں اپنے طور پر اس کی فراہمی کا انتظام کر رہے ہوں گے لیکن اگر ربوہ کی ٹاؤن کمیٹی کا یہ قانون ہو کہ چار دیواری اور سروس رُوم جو عارضی نوعیت کا ہوتا ہے کی تعمیر کے لئے بھی کمیٹی کی اجازت ضروری ہے تو دوستوں کو کمیٹی کے اِس قانون کی بھی پابندی کرتے ہوئے اجازت حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر کمیٹی کا اپنا کوئی ایسا قانون ہے تو اس کی پابندی اور احترام ضروری ہے۔ نیز خود کمیٹی کی طرف سے بھی باضابطہ طریق پر اپنے اس قانون کا اعلان ہونا چاہیئے تاکہ لوگوں کو اس کا علم ہو سکے۔ اِس ضمن میں حضور نے اِس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ جناب وزیر اعظم پاکستان نے بار بار واضح کیا ہے کہ عوامی حکومت کے دَور میں سرکاری اہل کاروں کی حیثیت عوام کے خدام کی ہے اور ان کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ عوام کی خدمت کی نیّت سے اپنے فرائض ادا کریں۔ حضور نے امید ظاہر فرمائی کہ عوامی حکومت نے عوام کی خدمت کے لئے جنہیں ربوہ میں مقرر کیا ہے وہ وزیر اعظم کی بار بار کی ان وضاحتوں کو پیشِ نظر رکھیں گے اور چھوٹی چار دیواری اور سروس رُوم (عارضی کمرہ) کی تعمیر کیلئے جو درخواستیں بھی موصول ہوں گی ان کی منظوری دو تین دن کے اندر اندر دیدیں گے اور عوام کے لئے سہولت پیدا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے۔

اِس کے بعد حضور نے قرآن مجید کی آیات کی رُو سے اِس امر پر بہت رُوح پرور انداز میں روشنی ڈالی کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ولی اور دوست بننے کی پوری کوشش کرتے ہیں خدا بھی ان کا ولی اور دوست بن جاتا ہے اور ان کے لئے ہر آن اپنے پیار کے جلوے ظاہر کرتا ہے۔ حضور نے واضح فرمایا یہ مقام اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب خدا اور بندے کے درمیان کسی قسم کا بُعد باقی نہ رہے اور وہ خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ زندگی اپنے کمال کو اُس وقت ہی پہنچتی ہے جب انسان کو یہ مقام حاصل ہو جائے۔ اب چونکہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کا یہی مقصد ہے کہ لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع بنا کر خدا تعالیٰ کا ولی بنایا جائے تا وہ بھی ان کا ولی بن جائے اور ان کو اپنے پیار کے جلووں سے نوازتا چلا جائے اِس لئے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اِس مقصد کے حصول میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہونے دیں۔

شادی کی مُبارک تقریب (بقیہ صفحہ اوّل)

سے ہوا جو مکرم کمال یوسف صاحب سابق مبلغ ڈنمارک و سویڈن نے کی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے دُرِّثمین میں سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ بعد ازاں مکرم مولوی صالح محمد صاحب نے علی الترتیب "کلامِ محمود" اور "دُرِّ عدن" میں سے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا منظوم دعائیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ آخر میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

ادارۂ الفضل شادی کی اِس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

جہاں تک ممکن ہو بیرونی جماعتوں کے احباب بڑی عید پر ربوہ میں قربانیاں کروائیں

اہلِ ربوہ قربانی کا زیادہ سے زیادہ گوشت جلسہ سالانہ کے انتظام کو دیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۷۴ء میں احبابِ جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ اِس سال عید الاضحی جو بڑی عید کہلاتی ہے جلسہ سالانہ کے ایّام میں آ رہی ہے، انشاء اللہ العزیز اِس سال عید الاضحی ۲۵ر دسمبر کو ہوگی۔ اِس موقع پر جماعت کے دوست ربوہ میں بھی اور بیرونِ ربوہ قربانیاں دیں گے۔ ایسے احباب جو ربوہ میں قربانی دینا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ایک نظام کے ماتحت قربانیوں کو تین دنوں پر تقسیم کر لیں اور اپنی قربانیوں کے گوشت کا جس قدر حصّہ ممکن ہو جلسہ سالانہ کے نظام کو پہنچائیں۔

بیرون ربوہ قربانیاں دینے والے احباب کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ انہیں چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جہاں تک حالات انہیں اجازت دیں وہ اپنی قربانیاں ربوہ میں کروائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں دفتر جلسہ سالانہ کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے:۔

(۱) ربوہ کے احباب اپنی قربانیاں ایک نظام (جو تجویز کر دیا جائے گا، انشاء اللہ) کے ماتحت تین دن کریں گے اور قربانی کے گوشت کا جس قدر حصّہ ممکن ہو ناظم گوشت جلسہ سالانہ کو پہنچائیں گے۔

(۲) بیرونی جماعتوں کے احباب کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ اگر وہ اِس موقع پر قربانی کے جانور مرکز میں بھجوانا چاہیں تو وہ صیغہ جلسہ سالانہ کو مطلع کر دیں کہ وہ جانور بھجوانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اِس صورت میں جانور ۲۴ر دسمبر تک ربوہ میں پہنچا دیئے جائیں۔

اور اگر وہ قربانی کے جانور کی قیمت ادا کرنا چاہتے ہیں تو اس صورت میں بکرے کی قیمت مبلغ ۱۲۰ روپے تا ۱۵۰ روپے اور گائے کی قربانی میں حصّہ کی صورت میں قیمت فی حصّہ ۵۰ روپے تا ۷۰ روپے ہوگی۔

اِس کے مطابق رقوم افسر جلسہ سالانہ کے نام بھجوا دیں انشاء اللہ اُن کی طرف سے اِس موقع پر قربانی کروا دی جائے گی۔ (افسر جلسہ سالانہ)

اللہ تعالیٰ آپ کو ہر بیماری سے شفا دے دعا کے ساتھ دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ کی ادویات بھی استعمال کریں
اپنے گھر میں ہمیشہ تریاق کبیر کی چھوٹی شیشی رکھیں تاکہ بوقتِ ضرورت ہیضہ، پیٹ درد، قے، متلی کا فوری علاج ہو سکے۔

مٹی کھانے کی عادت
بچّوں میں عام پائی جاتی ہے بے بی ٹانک BABY TONIC کے استعمال سے بچّے مٹی کھانا بہت جلد چھوڑ دیتے ہیں نیز کیلشیم وغیرہ کی کمی دُور ہو کر بچّے کی عام صحت بھی بہتر ہو جاتی ہے۔ فی شیشی -/۳
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۹۱

ٹھوک کپڑے کی مشہور دکان
"مسعود کلاتھ ہاؤس"
عبدالرحیم۔ مسعود احمد
بلال مارکیٹ دکان ۳ گول کچہری جنیوٹ لائلپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴